بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز گوٹن برگ (سویڈن) میں

یوگوسلاوین دوستوں اور بچّوں کے ہمراہ

شہادت ۱۳۵۷ ہش

اپریل ۱۹۷۸ء

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

Digitized by khalafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

جلد ۲۱ ، نمبر ۴

ماہنامہ

ناصر تشحیذ الاذہان

ربوہ

شہادت ۱۳۵۷ ہش

اپریل ۱۹۷۸ء

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

نائبین

• نصیر احمد قمر

• عبدالسمیع خان • منیر احمد جاوید •

• پبلشر: محمد شفیق قیصر • پرنٹر: سید عبدالحیٔ

• مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقام اشاعت

دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان - دارالصدر جنوبی ربوہ

فہرست

•	نفس کی پاکیزگی (قال اللہ تعالیٰ)	۲
•	درود شریف کی برکتیں (قال الرسولؐ)	۳
•	اطاعتِ والدین	۴
•	شگفتہ شگفتہ	۹
•	جب ہم نے پتنگ اڑائی	۱۳
•	"اٹھو پیارے بچو اذاں ہو رہی ہے" (نظم)	۱۶
•	سمندری (ڈرامہ)	۱۷
•	نرم تشحیذ	۲۱
•	حمد باری تعالیٰ (نظم)	۲۲
•	نمکدانِ ادیب	۲۳
•	سنہری دریا کا بادشاہ (کہانی)	۳۳
•	خزانہ تشحیذ	۴۱
•	ناصرات کے صفحات	۴۴
•	ذرا ہنس لیجئے! (لطیفے)	۴۷

چندہ سالانہ

دس روپے

قیمت فی پرچہ

ایک روپیہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

نفس کی پاکیزگی

"قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا" (الشّمس)

ترجمہ:۔ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے پاک کیا اس (نفس) کو

تشریح: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نفس کی پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتلایا ہے کہ جس نے اپنے نفس کو ہر قسم کے گند سے پاک کر لیا وہ یقیناً کامیاب ہو گیا۔ لیکن یہ کام کافی محنت طلب ہے ——— سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:—

"آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور سمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو۔ ترقی کرو ——— اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد)

Digitized by khalafat Library Rabwah

قالَ الرَّسُوْلُ ﷺ

درود شریف کی برکتیں

● "وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ رب العزت اس پر اس کے بدلے میں دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے (مسلم)

● "وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً - رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ -"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے روز مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔ ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا اور کہا کہ حدیث حسن ہے۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

اطاعت والدین

طاہر احمد۔ دستگیر سوسائٹی۔ کراچی

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے جسمانی رشتوں میں سب سے مضبوط، قریب اور شفیق ترین رشتہ والدین کا بنایا ہے جس قدر محبت، ہمدردی، شفقت اور مہربانی کا سلوک والدین سے اولاد کو میسر آتا ہے۔ اس کی مثال کسی اور انسانی رشتے میں نہیں ملتی۔ والدین اولاد کے لئے مجسم شفقت اور رحمت ہوتے ہیں وہ اپنی ہر تکلیف اور ضرورت بھول کر اپنے بچوں کی ضروریات اور تعلیم و تربیت کا سامان بہم پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنی اولاد کے آرام و آسائش کے لئے آزمائشوں کا سامنا کرتے ہیں مگر کبھی اپنی تکلیف ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ بے شک والدین ہی انسان کے سب سے بڑے محسن ہیں۔

قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام اور امام وقت کے بعد اطاعت و فرماں برداری کے لحاظ سے پہلا نمبر والدین کا آتا ہے۔ والدین ہماری بہت خدمت کرتے ہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ان کی اطاعت کریں اور وہ جو کہیں بجا لائیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:۔

"وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝"

(سورۃ بنی اسرائیل ۲۴)

تیرے رب نے (اس بات کا) تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی

Digitized by khalafat Library Rabwah

کا اظہار کرتے ہوئے) اف تک نہ
کہہ اور نہ ہی انہیں جھڑک اور ان
سے ہمیشہ نرمی سے بات کر۔

اسلام نے ہمیں بار بار والدین سے حُسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ والدین کی اطاعت تمام لوگوں کی اطاعت پر مقدم ہے۔ انسان اگر چاہے تو والدین کی خدمت کر کے اپنا مستقبل روشن کر سکتا ہے جیسا کہ شیخ سعدیؒ کا قول ہے:۔

"ماں باپ کی خوشنودی دنیا میں
باعثِ دولت اور آخرت میں
باعثِ نجات ہے۔"

والدین نے ہم پر اتنے احسان کئے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی خدمت کریں اور ان کے لئے دعا کریں۔ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ
الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي
صَغِيرًا"

(سورۃ بنی اسرائیل: ۲۵)

ترجمہ: اور رحم کے جذبے کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر (اور ان کے لئے دعا کرتے وقت) کہا کر (اے) میرے رب!

ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسولِ کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا یا رسول اللہ! مجھ پر سب سے زیادہ کون میرے حُسنِ سلوک کا مستحق ہے۔ فرمایا۔ "تیری ماں"۔ اس شخص نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے پھر کہا۔ پھر کون؟ حضورؐ نے تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ تیری ماں اس نے پوچھا۔ پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ "تیرا باپ!" (بخاری و مسلم شریف)

اسی طرح حضورؐ نے اولاد کو والدین کا بلند مرتبہ ذہن نشین کرانے کیلئے فرمایا:۔

"اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ
الْاُمَّهَاتِ"

جنّت ماں کے پاؤں کے نیچے ہے

پھر آپؐ نے والد کے لئے فرمایا:۔

"رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى
الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ
فِي سَخَطِ الْوَالِدِ۔"

(ترمذی شریف)

کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہمیں چاہیئے کہ ہم والدین کی اطاعت میں وہ نمونہ دکھائیں۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

آپ کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں خدا تعالیٰ نے دکھایا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرو۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو خواب بیان کیا۔ تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے فوراً کہا۔ اے میرے محترم باپ! جو حکم آپ کو دیا گیا ہے اسے فوراً بجا لائیں انشاء اللہ آپ مجھے فرماں بردار پائیں گے۔ اللہ اللہ کیسی اطاعت تھی۔ حضرت اسماعیلؑ کی۔ جس کا صلہ خدا تعالیٰ نے یہ دیا کہ آپ کی یاد میں ہر سال مسلمان بقر عید مناتے ہیں۔

کہا مانو تم اپنے ماں باپ کا
کہ قرآن میں ہے یہ حکم خدا

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسولِ کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تمہارے ماں باپ زندہ ہیں۔ اس نے عرض کی۔ "جی ہاں یا رسول اللہ!" تو پھر آپؐ نے فرمایا تم اپنے والدین کی خدمت کرو۔ تمہیں جہاد کا ثواب ملے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ کہ کوہ طور پر باتوں ہی باتوں میں آپ نے اپنے رب سے پوچھا۔ اے خدا آپ کو اس دنیا میں مجھ سے زیادہ پیارا کوئی بندہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ ہاں شہر میں فلاں قصاب مجھے تم سے زیادہ عزیز ہے۔ آپؑ شام سے تھوڑا پہلے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ گوشت بیچنے اور لوگوں سے گفتگو کرنے میں بداخلاقی سے پیش آ رہا تھا۔ آپ بڑے حیران ہوئے کہ یا خدا ایسے لوگ بھی تیرے دل میں مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

خیر اس نے دکان بند کی اور گھر کی جانب چل پڑا اور آپؑ اس کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ گھر پہنچ کر اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بٹھایا خود ایک کمرے کا تالا کھولا۔ اپنے بوڑھے والدین کو اس میں سے نکالا۔ نہلایا۔ کپڑے تبدیل کر کے ان کو لٹا دیا اور خود کھانا تیار کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا۔ پھر چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر والدین کے منہ میں ڈالنے لگا جب وہ سیر ہو گئے تو ان کو دبانا شروع کیا یہاں تک کہ وہ سو گئے۔ قصاب نے پھر اٹھ کر کھانا کھایا اس پر حضرت موسیٰؑ کے منہ سے نکلا بے شک خدا کے نزدیک وہی مقرب ہے جو کہ اپنے والدین کی خدمت کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مجلس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا:۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

"اس کی ناک خاک آلود ہو۔"

(یعنی وہ شخص رسوا ہو) صحابہ کرامؓ نے عرض کی۔

"یارسول اللہ! کس کی؟"

حضورؐ نے فرمایا۔ "اس کی جس کی زندگی میں اس کے والدین بوڑھے ہوئے اور وہ ان کی خدمت نہ کر کے جنت کا وارث نہ بنا۔"

آپؐ خود اپنی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ کی بہت تعظیم فرماتے۔ جب وہ آپؐ سے ملنے آتیں تو آپؐ ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھا دیا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سب وہ گناہ جو وہ چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے سوائے والدین کی نافرمانی کے اور اُن کو دنیا و آخرت دونوں میں سخت سزا دیتا ہے۔

ماؤں کو اپنی اولاد سے اتنی محبت ہوتی ہے کہ اس دنیا میں اس کی کوئی اور مثال نہیں ملتی اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی ہے کہ وہ والدہ کی عزت کرے"

میں بہت مصروف رہتا ہے اور اس وجہ سے میرے پاس نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خداؐ موجود ہیں مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرماں برداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول کریمؐ نے دوہی آدمیوں کو خصوصیت سے سلام کی وصیت فرمائی یا اویس قرنیؓ کو یا مسیح کو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۶)

کر دان کی خدمت تم اخلاص سے
کہ جنت ہے ماؤں کے پاؤں تلے

شریعت کے احکام خدا تعالیٰ اور اس کے رسول یا امامِ وقت کی ہدایات کو والدین کے احکام پر تقدم حاصل ہے والدین کی اطاعت کسی ایسے امر میں نہیں ہونی چاہیئے۔ جس میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی شامل ہو۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ:-

"ہم نے انسان کو اپنے والدین سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور (کہا ہے کہ) اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی بات مت مانیو کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور میں تمہارے عمل

حضرت اویس قرنیؓ

حضرت اویس قرنیؓ سے متعلق بیسیوں روایات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے فرمایا کرتے تھے۔ "یمن کی طرف سے مجھے خدا کی خوشبو آتی ہے۔" آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ (حضرت اویس قرنیؓ) اپنی والدہ کی فرمانبرداری

Digitized by khalafat Library Rabwah

(کی نیکی بدی) سے تم کو واقف
کروں گا۔" (العنکبوت)

روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک صحابی رسول کریمؐ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آگئی ہے۔ وہ مشرک ہے تو کیا میں اپنی ماں کی عزت کروں؟ اس پر آپ نے فرمایا "ماں ہونے کے رشتے سے تم پر یہ فرض ہے کہ ہر حال میں اپنی ماں کی خدمت کرو اور اس کا ہر حکم مانو لیکن اگر وہ تمہیں مذہب اسلام چھوڑ دینے کے لئے کہے تو تم اس کی ایسی بات ماننے سے انکار کر دو۔"

بخاری شریف میں ایک حدیث کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کی نافرمانی کو گناہِ کبیرہ قرار دیا ہے۔ اسی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:—

"جو شخص اپنے ماں باپ کی
عزت نہیں کرتا۔ ان کی بات
نہیں مانتا اور ان کی خدمت
سے لاپروا ہے وہ میری جماعت
میں سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوحؑ)

ہو جس کو یہ سعادت لیں خوش نصیب ہے وہ
دنیا میں لاکھ نعمت ماں باپ کی ہے خدمت

خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم بھی حضرت اویس قرنیؓ کی طرح والدین کی خدمت کرنے والے ہوں۔ حضرت اسماعیلؑ کی طرح اپنے باپ کے فرمان بردار ہو اور پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح والدین کی عزت کرنے والے ہوں تاکہ ہم اس دنیا میں اور آخرت میں اعلیٰ مقام حاصل کر سکیں۔

(آمین ثم آمین!)

○

WATER PROOFING
OF PROOFS

Are you planning to construct a new :
★Industrial Complex ?
★Ware House ?
★Super Market ?
★Residential Accomodation ?

Does your existing accomodation have problems of :
★Leakage ?
★Seepage ?
★Insulation ?

In all cases for guaranteed water proofing and insulation of building please contact :

RAFI SONS
(BUILDERS & SEALERS)
Fortress Stadium, Lahore Cantt.
Phone : 37 03 97

Digitized by khalafat Library Rabwah

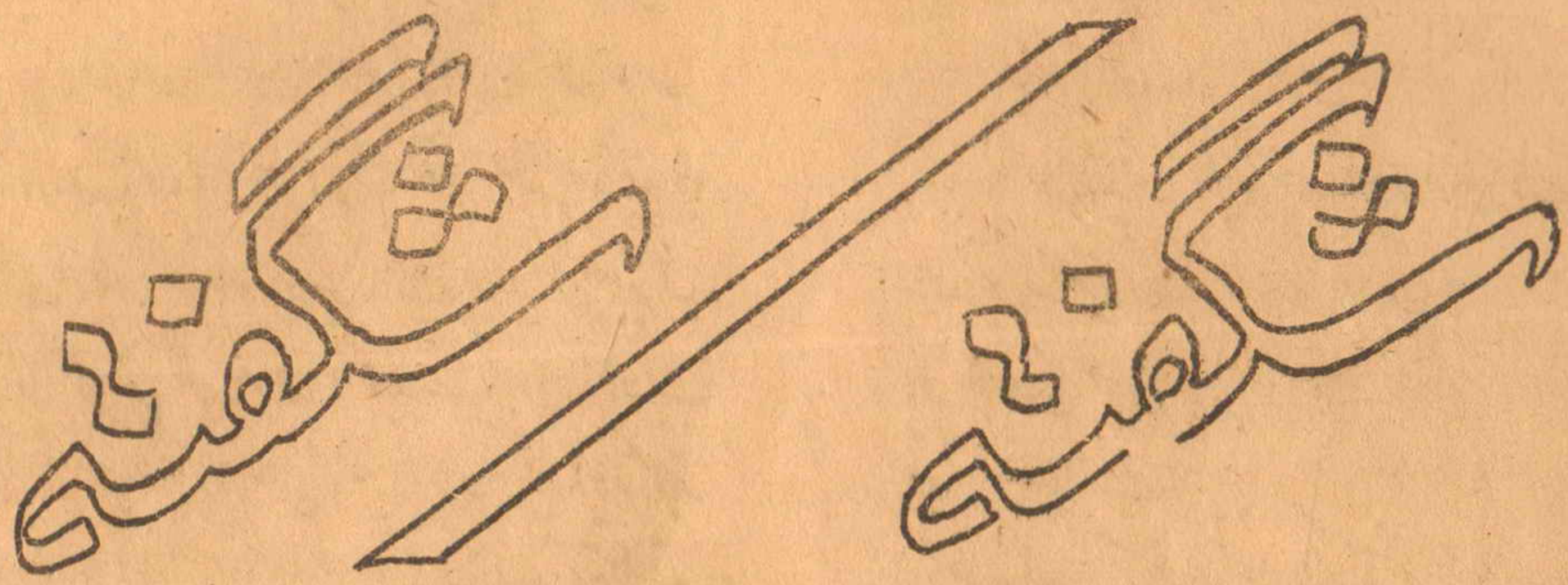

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"بچوں کو مارنا اچھا نہیں۔ اکثر ہوا اولاد کُند بھی آیا ہے۔ جب شریعت نے ان کو مکلّف نہیں کیا تو ہم کون جو مکلّف کریں اولاد کے نیک بنانے کے لئے دعائیں کرو۔ میری اور میرے بھائی بہنوں کی تربیت زدوکوب کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ میرے والدین ہم سب پر اور بالخصوص مجھ پر بہت زیادہ شفقت فرماتے تھے۔ ہماری تعلیم کے لئے وہ کبھی بڑے سے بڑے خرچ کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ میں نے اپنے والد یا والدہ سے کبھی کوئی گالی نہیں سنی۔ والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیاں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے وہ اگر کسی کو گالی دیتی تھیں تو یہ گالی دیتی تھیں۔

"محروم نہ جاویں" یا "نامحروم"

○

(۲) "ہم مکتب میں پڑھا کرتے تھے ایک دفعہ ہمارے استاد نے ہمیں مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے بھیجا ہم میں ایک لڑکا تھا۔ اس نے وضو کر لینے کے بعد سب کو مخاطب کر کے کہا کہ یارو کیسی نماز؟ کون نماز پڑھتا ہے: یہ کہہ کر اس نے اپنی پیشانی ایک کچی دیوار سے رگڑی مٹی کا نشان ماتھے پر نظر آنے لگا۔ جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ مسجد میں نماز پڑھ کر آیا ہے اس نے ہم سب کو نماز نہ پڑھنے اور جھوٹ بولنے کی اخلاقی سکھائی۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بڑا نامی گرامی چور ہوا اور ہمارے شہر کے تمام چوروں اور بدمعاشوں میں اس کا نمبر سب سے اوّل تھا۔ ایک دفعہ وہ ایک قلعہ کی دیوار سے کودا اور اس کو قید کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ میری اس نصیحت کو یاد رکھو کہ نماز دل سے پڑھو"

○

(۳) "میں نے ایک مرتبہ ایک جگہ ڈیڑھ سو

Digitized by khalafat Library Rabwah

روپیہ ماہوار کی نوکری کی کچھ نہیں کہا کہ کس قدر علوم و کمالات سے واقف ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد جب کام اور نوکری کا تعلق ختم ہو گیا میں ان کے یہاں گیا اور برابر گدیلے پر جا کر بیٹھ گیا۔ اور کہا کہ میں حکیم ہوں، محدث ہوں۔ ادیب ہوں۔ وغیرہ۔ وہ سن کر حیران رہ گئے اور مجھ سے معافی مانگنے لگے۔" (ماخوذ از مرآۃ الیقین)

(مرسلہ: اظہر احمد جامعہ احمدیہ)

○

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں رابعہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں ایک ٹوٹا ہوا پیالہ رکھا تھا جس سے آپ پانی پیا کرتی تھیں اور وضو کیا کرتی تھیں۔ لیٹنے کے لئے ایک پرانی چٹائی اور تکیہ کے لئے ایک اینٹ رکھی ہوئی تھی۔ آپ فرماتے ہیں۔۔۔ یہ دیکھ کر مجھے رونا آ گیا۔ میں نے کہا:۔۔۔

"اے رابعہ! میرے بعض دوست دولتمند ہیں اگر اجازت ہو تو آپ کے لئے ان سے کچھ مانگوں؟"

آپ نے فرمایا۔ "اے مالک تو نے بہت غلطی کی ہے۔ کیا انہیں اور مجھے روزی دینے والا ایک نہیں؟"

میں نے کہا۔ "ہاں ایک ہی تو ہے!"

فرمایا۔ "کیا یہ عیب مفلس ہونے کے وہ فقیروں کو بھول گیا اور یہ سبب دولت کے امیروں کو یاد کیا۔؟"

میں نے کہا۔ "نہیں۔"

فرمایا کہ "پھر جب وہ حال سے آگاہ ہے تو کیا ضرورت اسے یاد دلایا جائے اور اگر اس کی یہی خواہش ہے تو ہماری بھی یہی خواہش ہے۔" (تذکرۃ الاولیاء)

(مرسلہ: کنثر ناہید چک ۵۶۳ فیصل آباد)

○

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ شہر سے باہر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کافر کا ادھر سے گزر ہوا۔ کافر بزرگ کو دیکھ کر ان کے پاس آیا اور بولا۔ "اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے کچھ سوالات کروں؟"

بزرگ نے کافر کو ایک نظر دیکھا اور کہا۔ "ضرور پوچھو!"

کافر بولا۔ "میرا پہلا سوال یہ ہے۔ کہ شیطان آگ سے بنا ہے تو دوزخ کی آگ اسے کیا تکلیف دے گی۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نظر نہیں آتا تو اسے بن دیکھے یقین کیسے مان لیا جائے۔ اور تیسرا سوال یہ ہے کہ جو کچھ خدا کو منظور ہوتا ہے وہی کچھ ہوتا ہے تو پھر انسان مجبور کیسے بن گیا؟"

بزرگ یہ سوال سن کر اٹھے اور مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھا کر اسے دے مارا اور کہا۔

"یہی میرا جواب ہے۔"

Digitized by khalafat Library Rabwah

کافر نے جا کر مقدمہ دائر کر دیا۔ بزرگ کو عدالت میں بلوایا گیا اور پوچھا۔ کہ آپ نے سوالات کے جوابات میں اسے مٹی کا ڈھیلا کیوں مارا جس سے اسے چوٹ لگی۔"

بزرگ یہ سن کر بولے۔ کہ "اس نے مجھ سے تین سوال کئے تھے جن کا جواب میں نے ڈھیلا مار کر دیا ہے۔ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ خود بھی مٹی کا بنا ہوا ہے اور میں نے بھی اسے مٹی کا ڈھیلا ہی مارا تھا اگر اسے مٹی کے ڈھیلے سے چوٹ لگ سکتی ہے تو اسی طرح آگ بھی آگ کو تکلیف دے سکتی ہے۔

اس کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ جب میں نے اسے مٹی کا ڈھیلا مارا تو اسے درد ہوا کیا وہ درد اسے نظر آیا تھا۔ جس محسوس ہو رہا تھا اسی طرح خدا بھی نظر نہیں آتا وہ بھی اپنی قدرتوں سے ظاہر ہے اس کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اسے ڈھیلا بھی خدا کی مرضی سے لگا تھا تو پھر اس نے عدالت میں میرے خلاف مقدمہ کیوں دائر کیا؟"

کافر یہ جواب سن کر حیران ہو گیا۔

(قاری عارف اللہ۔ سانگلہ ہل)

○

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مشہور طبیب ابوبکر رازی کے پاس ایک لڑکا پہنچا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ رے (ایک جگہ کا نام) سے بغداد تک سفر کیا تھا۔ راستے میں اُسے مُنہ سے خون آنے کی شکایت ہو گئی۔ رازی نے خون، پیشاب اور نبض دیکھ کر مرض تشخیص کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ اس کا خیال تھا کہ اسے سِل کا مرض ہو گیا ہے مگر سِل کے آثار نہیں ملے۔ رازی نے لڑکے سے دریافت کیا کہ اس نے راستے میں کہاں کہاں کا پانی استعمال کیا ہے۔؟ معلوم ہوا کہ اس نے تالابوں کا پانی پیا تھا۔ رازی نے کہا۔

"اچھا ہم تمہارا علاج کریں گے مگر شرط یہ ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی میری ہدایت پر عمل کریں۔"

لڑکے نے وعدہ کر لیا۔ دوسرے دن رازی نے کر کائی منگوائی اور لڑکے سے کہا کہ وہ کائی نگلنا شروع کرے۔ لڑکے نے بہت مشکل سے تھوڑی سی کائی نگل لی۔ رازی نے اس کے ساتھیوں کی مدد سے زبردستی کائی اس کے منہ میں بھرنی شروع کر دی۔ لڑکے کی حالت غیر ہوئی اور اسے متلی ہو گئی۔ رازی نے لڑکے کو چھوڑ دیا اور غور سے متلی کا مواد دیکھنے لگا۔ اس میں ایک جونک پائی گئی۔ لڑکا کسی تالاب کا پانی پیتے وقت جونک نگل گیا تھا اور وہ اس کے معدے میں پیوست ہو گئی تھی۔ کائی جونک کی غذا ہے۔ اس لئے کائی کی وجہ سے اس نے اپنا مسکن چھوڑ دیا اور متلی

Digitized by khalafat Library Rabwah

کے ذریعہ خارج ہو گئی۔

○

(۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن کے گورنر تھے لیکن ان کے لباس میں بے حد سادگی تھی۔ ایک شخص نے گھاس خریدی اور انہیں مزدور سمجھ کر گٹھڑی اُن کے سر پر رکھ دی لوگوں نے دیکھا تو شور مچانے لگے کہ "ارے یہ تو گورنر ہے۔"

اُس شخص نے فوراً حضرت سلمانؓ سے معافی مانگی اور گٹھڑی واپس لینے لگا۔ مگر حضرت سلمانؓ نے کہا:۔

"نہیں۔ اب تو میں آپ کی گٹھڑی آپ کے گھر پہنچا کر ہی لوٹوں گا۔"

○

(۳) ایک مشہور بزرگ ابراہیم بن طہمانؒ تھے ان کا بیت المال سے وظیفہ مقرر تھا۔ ایک بار ان سے خلیفہ کی مجلس میں ایک مسئلہ پوچھا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ۔ "میں نہیں جانتا۔"

لوگوں نے ان سے کہا کہ "آپ بیت المال سے ہر مہینے وظیفہ لیتے ہیں لیکن مسئلہ نہیں بتا سکتے۔"

ابراہیم بن طہمان بولے۔ "میں صرف ان جوابات کا وظیفہ لیتا ہوں جن کو بخوبی جانتا ہوں اگر میں ان مسائل کا بھی وظیفہ لیتا جو بخوبی نہیں بتا سکتا۔ تو بیت المال خالی ہو جاتا مسائل ختم نہ ہوتے۔"

(مرسلہ: خلیل احمد سولنگی۔ گوجرانوالہ)

بُوجھو تو جانیں!

(۱) "میں ہر اک دل میں رہتی ہوں ہر اک دل کا سہارا ہوں
تمہارے دل میں بھی ہوں ذرا بوجھو تو میں کیا ہوں؟"

(۲) کالے پودے کا لے ڈال گھر کی کھیتی گھر کا مال۔

(۳) وہ کون سا ملک ہے جس کے پہلے دو حرف اُڑا دیں تو ایک کھانے کی عام چیز بن جاتی ہے۔

(۴) وہ کون سا مہینہ ہے جس کے پہلے دو حرف اُڑا دیں تو ایک مشہور سواری کا نام بن جاتا ہے۔

(۵) پیر نہیں پر دوڑا آئے
دور دور کی خبریں لائے

(۶) وہ کون سا شہر ہے جس کا آخری آدھا حصہ کاٹ دیں تو دھوکہ ہوتا ہے۔

(عارف ولد محمد شفیع مغل
چک ۳۳ جنوبی سرگودھا)

جوابات کسی اور صفحہ پر دیکھئے۔!

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

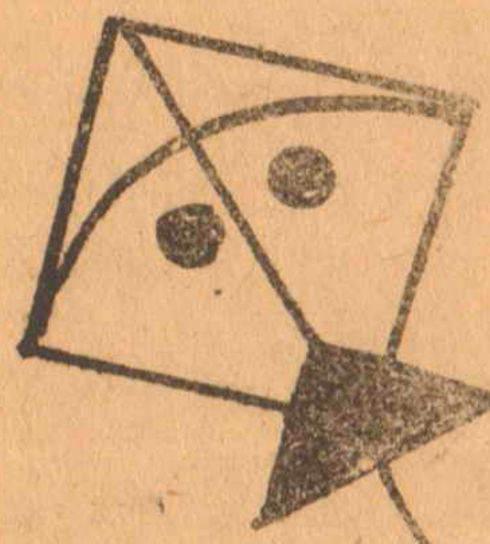

جب ہم نے پتنگ اڑائی.....

محمد اشرف نرشاہی۔ کراچی

بات معمولی سی تھی۔

کم از کم ہم نے تو اسے معمولی ہی سمجھا تھا مگر بات کا بتنگڑ بن گیا۔ ہوا یوں کہ امتحان ختم ہو چکے تھے اور آج کل فرصت ہی فرصت تھی۔ جس طرح دولتمندوں کو یہ فیصلہ کرنے میں دشواری ہوتی ہے کہ روپیہ کہاں خرچ کریں۔ ہمیں یہ فکر لگ گئی۔ کہ اب اس فارغ وقت کو کہاں صرف کیا جائے۔ بازار سے کتاب "فرصت کے کھیل تماشے" بھی خرید لائے مگر مسئلہ حل نہ ہوا آخر ہمارا یہ مسئلہ ہمارے لنگوٹیے یار "بھیا" نے حل کر دیا۔ ان حضرت کے تعارف کے لئے یہ کافی ہے کہ آپ سارے محلے کے "شیطان" کہے جاتے ہیں۔ جہاں کھڑے ہوں گے اودھم مچا کر رکھ دیں گے۔ ان کی پوری چھ رکنی جماعت ہے جسے "شیطانی جتھہ" کہا جاتا ہے۔

اس شیطانی جتھے کے کارنامے کسی اگلی صحبت میں سہی۔ یار زندہ صحبت باقی۔ فی الحال تو بھیا نے ہم کو یہ مشورہ دیا کہ:

"بھئی تم بھی پتنگ بازی شروع کر دو!"

"نانا.....!" ہم نے کانوں پر ہاتھ دھرے۔ "ابا جان نے دیکھ لیا تو شدید با مشقت کا حکم صادر کر دیں گے۔ جی ہاں! ہمارے ابا جان واقعی سخت سزا دیا کرتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ جو پیار کی زبان نہ سمجھے اس کا علاج صرف ڈنڈا ہے۔

"ارے یار تم بھی نرے بزدل ہو۔" بھیا بولے۔ "ابا جان کوئی سارا دن گھر پر ہوتے ہیں؟"

ہم سمجھ گئے کہ جب ابا جان دفتر گئے ہوں گے۔ ہمارا داؤ چل سکتا ہے۔ چلو یہ تو ٹھیک ہے مگر..... ہم نے جھجک کر کہا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

"مگر کیا....؟" بھیا نے پوچھا۔

"مگر یہ کہ ہمیں تو پتنگ اڑانا آتی ہی نہیں۔" ہم نے جواب دیا۔

ہماری یہ بات سن کر بھیا نے قہقہہ لگایا۔ "ارے تو مجھ سے سیکھ لو۔ ایسا ٹریننگ کروں گا کہ یاد کرو گے۔"

تو جناب دوسرے روز سے ہماری ٹریننگ شروع ہو گئی۔ چند روز میں ہم ماہر پتنگ باز ہو گئے تھے۔ بلکہ اب باقاعدہ پتنگ بازی کے فوائد پر گھنٹہ بھر تقریر کر سکنے کے قابل تھے مثلاً یہ کہ اس سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ ہاتھوں میں مضبوطی آجاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

ایک روز کیا ہوا کہ ہم ایک پتنگ پکڑنے کے لئے آسمان کی طرف منہ اٹھائے سرپٹ دوڑے جا رہے تھے کہ ایک صاحب سے ٹکرا گئے۔ ہم نے نظر انداز کر کے بھاگنا چاہا مگر ان صاحب نے تو ہمیں پکڑ لیا اور شور مچا دیا ——— "پکڑو ——— پکڑو جیب کترا ——— جیب کترا۔"

ہم نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "کہاں ہے جیب کترا؟" اور چاہتے تھے کہ دوڑ کر جیب کترے کو پکڑ لیں۔ مگر ان صاحب نے ہمیں نہ چھوڑا۔ اتنے میں ہمارے ارد گرد عوام کا ایک جم غفیر اکٹھا ہو گیا۔ اب ہماری سٹی گم ہو گئی۔

"کیوں میاں! ایک بزرگ آگے بڑھ کر بولے۔ "کب سے یہ دھندا ہے؟"

"کون سا دھندا؟" ہم نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اب انجان بنتے ہو!" ایک دوسرے صاحب بولے۔ "ابھی پولیس پتہ چلا لے گی۔"

"مگر ہم نے کیا کیا ہے؟" ہم نے قریباً رو کر کہا۔

"ارے شریف آدمی کی جیب کرتے ہو اور پوچھتے ہو کیا کیا ہے۔" وہی بزرگ لال پیلے ہو کر بولے۔

اتنے میں ایک اور صاحب آگے بڑھے ہم سر جھکائے کھڑے تھے۔ ان صاحب نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"ارے جناب! اسے کیوں پکڑ رکھا ہے؟"

ہمیں یہ آواز جانی پہچانی معلوم دی سر اٹھا کر دیکھا تو ابا جان تھے۔ اب تو ہمیں یقین ہو گیا کہ شامت آئی کہ آئی۔ لوگوں نے ابا جان کو سب واقعہ بتایا۔ ابا جان نے اس شخص سے کہا کہ وہ جیب ٹٹولے اور جو رقم کم ہو وہ بتائے۔ اس نے اپنی رقم گنی۔ تو خدا کا شکر ہے کہ پوری نکلی۔

وہ صاحب بولے۔ "ارے جناب خیر گزری جو ہمیں نے پکڑ لیا۔ ورنہ یہ لے اڑتا۔"

Digitized by khalafat Library Rabwah

خیر۔ ابا جان نے ہمیں اس مجمع سے نکالا اور گھر لے آئے۔ ہم نے ساری بات بتا دی۔ ہم میں ایک خاص خوبی ہے کہ ہم ہر حال میں سچ بولنے کے عادی ہیں۔ سچ سچ بتا دیا کہ یہ بات تھی۔ ابا جان نے کہا:

"میاں چونکہ تم نے سچ بولا ہے اس لئے معاف کر دیا ہوں۔ مگر ایک بات یاد رکھنا کہ بُرے مشاغل کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ پتنگ بازی خطرناک کھیل ہے۔ سڑک پر دوڑتے میں حادثے کا خطرہ ہے۔ اور چھت سے گر کر بھی معذوری کا ڈر ہے۔ اس لئے آئندہ کبھی ایسا مشغلہ اختیار نہ کرو۔ بُرے لڑکوں کی صحبت انسان کو بُرا بنا دیتی ہے۔ خبردار بُرے لڑکوں سے بچو!"

وہ دن اور آج کا دن۔ نہ کوئی بُرا لڑکا ہمارا دوست ہے اور نہ ہم کوئی خطرناک کھیل کھیلتے ہیں۔ اطفال الاحمدیہ کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور انعام و شاباش پاتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی ہماری تقلید کریں گے۔"

○

مرکزی سالانہ امتحانات اطفال

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات (ستارۂ اطفال، ہلالِ اطفال، قمرِ اطفال، بدرِ اطفال) ۲۵ مئی کو منعقد ہو رہے ہیں۔

قائدین کرام و ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ وہ اطفال کو ابھی سے ان امتحانات کی تیاری کروائیں۔ نصاب کی کتب دفتر اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

○

تشحیذ الاذہان کے لئے عمدہ اور خوبصورت ٹائیٹل بنا کر بھیجئے۔ بہترین اور معیاری ٹائیٹل بنانے والے کو ایک سال کے لئے تشحیذ الاذہان "مفت بھیجا جائے گا۔

(ادارہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

"اُٹھو پیارے بچّو! اذاں ہو رہی ہے"

مشہود احمد مغلپورہ لاہور

حضورِ خدا اپنے سر کو جھکاؤ — اُٹھو رحمتِ حق سے انعام پاؤ
ہے وقتِ سحر خوابِ غفلت نہ جاگو — جگاؤ وہ قسمت کہ جو سو رہی ہے

اُٹھو پیارے بچّو اذاں ہو رہی ہے

سحر کی ضیاؤں سے دامن کو بھر لو — ٹھنڈی ہواؤں سے دامن کو بھر لو
مہکتی فضاؤں سے دامن کو بھر لو — جگاؤ وہ قسمت کہ جو سو رہی ہے

اُٹھو پیارے بچّو اذاں ہو رہی ہے

اٹھو اٹھ کے دیکھو بہاروں کے منظر — سحر کے درخشاں نظاروں کے منظر
چمکتے ہوئے لالہ زاروں کے منظر — جگاؤ وہ قسمت کہ جو سو رہی ہے

اُٹھو پیارے بچّو اذاں ہو رہی ہے

ہر سمت قدرت کی ہے ضو فشانی — گلوں پہ چمکتا ہے شبنم کا پانی
بہاروں پہ بکھری ہوئی ہے جوانی — جگاؤ وہ قسمت کہ جو سو رہی ہے

اُٹھو پیارے بچّو اذاں ہو رہی ہے

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ڈرامہ

ہمدردی

صفدر احمد ورڈائچ - رجوعہ ضلع گجرات

کام کرنے والے

تین بھائی کشور، احمد اور خالد، ان کے ابّا اور امّی۔ اُن کی مالی اور مالی کا بیٹا ——— ارشد

پہلا منظر

شام کا وقت ہے۔ کشور اپنی کوٹھی کے صحن میں کرسی پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد احمد اور خالد اس کے پاس آتے ہیں۔

احمد: "واہ بھئی واہ! یہ تو وہ حساب ہوا اردگرد کی تین چار شہر میں ——— کوٹھی کوٹھی چھان مارا اور جناب ہیں کہ یہاں۔ کچھ پتہ ہے کل عید ہے اور تم یہاں ——— کیا سوچ رہے ہو؟"

کشور: "کچھ نہیں احمد ..... یونہی ذرا ....."

خالد: "یہی سوچ رہا ہوگا کہ کل ابّا سے عیدی لے کر کون سی پکچر دیکھنی چاہیئے۔"

کشور: "نہیں خالد! یہ بات نہیں ہے میں ارشد کے بارے میں سوچ رہا تھا ——— بے چارہ کس قدر بیمار ہے۔"

احمد: "کون ارشد؟ وہی ہمارے مالی کا بیٹا؟ بیمار ہے تو ہمیں کیا؟ ہم نے کوئی اُس کی تیمارداری کا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا۔"

کشور: "لیکن ہمارا فرض تو ہے۔"

خالد: "ہمارا فرض؟ مالک کا فرض نوکر کی تیمارداری؟ ——— بہت خوب!!"

Digitized by khalafat Library Rabwah

احمد: "ہم نے نوکر رکھا ہوا ہے۔ ہمارا یہی اس پر بہت بڑا احسان ہے۔ ہم اسے ہر ماہ وقت پر تنخواہ دیتے ہیں۔ بیمار ہو تو چھٹی دے دیتے ہیں اور ....."

کشور: "اور اس کی ایک دن کی مزدوری بھی کاٹ لیتے ہیں۔ یہ ہے نا ہمارا احسان.....؟"

خالد: "تم یہ کن باتوں میں پڑ گئے ہو کشور؟"

کشور: "میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ کیا ہمارا مذہب ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم پیٹ بھر کر کھالیں اور ہمارا ہمسایہ بھوکا مر رہا ہو وہ بیمار ہو تو ہم خبر بھی نہ لیں۔"

احمد: "کون کہتا ہے۔ جب بھی مالی سے ملتے ہیں پوچھ لیتے ہیں کہ تمہارے بیٹے کا کیا حال ہے اس سے زیادہ ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

کشور: "سب کچھ کر سکتے ہیں یہ جو روز دوستوں میں دعوتیں اڑائی جاتی ہیں۔ جو روز فلمیں دیکھی جاتی ہیں اگر ہم یہ فضول خرچیاں نہ کریں اور یہی روپے اس غریب کو دیں تو وہ اپنے بیٹے کا علاج کرائے اور وہ ٹھیک ہو جائے۔"

احمد: "جہاں تک اس کی زندگی ہے..... اس کے بعد ہم اسے ایک پل بھی زندہ نہیں رکھ سکتے۔"

کشور: "ٹھیک ہے لیکن یاد ہے جب تم دریا میں ڈوب رہے تھے تو کیوں "مدد مدد" پکار رہے تھے؟ ہم بھی یہی سمجھ لیتے۔ کہ تمہاری یہیں تک زندگی ہے۔"

(اتنے میں ان کی امی جان کمرے میں داخل ہوتی ہیں)

امی: "یہ کیا بحث ہو رہی ہے..... کیوں اتنا شور کر رہے ہو؟"

کشور: "کچھ نہیں امی جان! یونہی باتیں کر رہے تھے۔"

خالد: "نہیں امی جان! کشور کہہ رہا تھا جو بھی تمہارے پاس پیسہ ہو مالی کو دے دیا کرو۔"

ماں: "اس کی باتوں کو چھوڑ دو یہ تو پاگل ہے نہ جانے آج کل کن سوچوں میں پڑا رہتا ہے ——— چلو کھانا تیار ہے۔"

کشور: "امی جان ——— ! مجھے بھوک نہیں میرا کھانا ارشد کی کوٹھڑی میں بھیج دیں بے چارہ صبح سے بھوکا ہے۔"

(سب چلے جاتے ہیں)

دوسرا منظر

عید کا دن ہے۔ کشور نماز پڑھ کر آتا ہے راستے میں خالد اور احمد ملتے ہیں۔

کشور: "کہاں تھے تم دونوں ——— ؟ نماز نہیں پڑھی؟"

Digitized by khalafat Library Rabwah

احمد: "دراصل راستے میں دو دوست مل گئے اور....."

کشور: "اور تم نماز بھی بھول گئے۔ چلو اب گھر چلیں۔!"

(تینوں گھر آتے ہیں۔ ابا جان سے ملتے ہیں)

بچے: "عید مبارک ابا جان! عید مبارک!"

باپ: "عید مبارک بیٹو!"

احمد: "ابا جان عیدی لائیے نا!"

باپ: "ہاں! یہ لو بیٹو! تیس تیس روپے! لیکن فضول خرچی نہ کرنا۔ کام کی چیزیں خریدنا!"

(تینوں شکریہ ادا کر کے چلے جاتے ہیں)

احمد: "کشور تم کہاں جا رہے ہو؟"

کشور: "ذرا مالی کے گھر تک!"

احمد: "وہ کیوں؟"

کشور: "یوں ہی ذرا خیریت دریافت کرتے اور عید مبارک دیتے۔"

احمد: "شام کو سینما کا پروگرام ہے ——— چلو گے نا؟"

کشور: "دیکھا جائے گا۔"

تیسرا منظر

کشور مالی کے گھر آتا ہے۔ ارشد ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی پر پڑا ہے۔ پاس ہی غمگین حالت میں مالی بیٹھا ہوا ہے۔ کشور داخل ہوتا ہے۔

کشور: "میں اندر آ سکتا ہوں؟"

مالی: "بیٹے تم ضرور آؤ! خیریت تو ہے؟"

کشور: "جی ہاں! بالکل خیریت ہے۔ ارشد کیسا ہے؟"

مالی: "موت کی آغوش میں سسکیاں لے رہا ہے۔ تم نے کیسے تکلیف کی ہے؟"

کشور: "عید تھی سوچا بابا کو عید مبارک کہہ آؤں۔"

مالی: "عید تو پیسے والوں کی ہوتی ہے بیٹا۔ ہماری عید کہاں؟ ——— آج ڈاکٹر نے جواب دے دیا ہے۔"

کشور: "وہ کیوں بابا؟"

مالی: "کہتا ہے جب تک اسے تیس روپے کے ٹیکے نہ لگیں گے اس کا بچنا مشکل ہے۔"

کشور: (تیس ۳۰ روپے جیب سے نکال کر) "یہ لو بابا اس کا علاج کرو۔ فوراً جاؤ ڈاکٹر کے پاس! ارشد کی حالت بہت خراب معلوم ہوتی ہے۔"

مالی: (خوشی کے آنسو پونچھتا ہوا) "کشور بیٹے! تم نے میرے بیٹے کی جان بچا کر بڑا احسان کیا ہے۔"

کشور: "یہ تو میرا فرض تھا بابا تم فوراً ڈاکٹر کو بلا لاؤ۔"

مالی: "اچھا بیٹے! ارشد غنودگی میں ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

میں ابھی ڈاکٹر کو بلا لاتا ہوں۔"

"ٹھہریئے! میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔"

(دونوں جاتے اور ڈاکٹر کو بلا لاتے ہیں۔)

ڈاکٹر نے ارشد کو گلوکوز کی ایک بوتل لگائی اور کچھ دوائیں بھی دیں۔ کچھ دیر بعد ارشد نے آنکھیں کھولیں۔

بیٹے کی موت کے منہ سے رہائی اور زندگی کے دوبارہ لوٹ آنے سے باپ کو بہت خوشی ہوئی۔ خوشی کے مارے اس کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ وہ کشور کو دعائیں دیئے جا رہا تھا۔ جس نے عین وقت پر اس کی مدد کی تھی۔ ادھر کشور مارے شرم کے اپنی آنکھیں جھکائے بیٹھا تھا۔

شام ہو رہی تھی ——— کشور نے دیکھا کہ اب ارشد کی طبیعت کافی بہتر ہے اور وہ پورے طور پر ہوش میں ہے۔ اس نے ارشد کو سلام کہا۔ اسے تسلی دی اور اس کی کامل صحت کی دعائیں مانگتے ہوئے مالی سے اجازت طلب کی۔ اور واپس گھر لوٹ آیا ——— اس نے نماز ادا کی اور نمازیں بھی ارشد کی صحت کے لئے بہت دعا کی اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کیا۔ جس نے اسے خدمتِ خلق کا موقعہ عطا فرمایا۔

رات کو جب سب لوگ کھانے کی میز پر بیٹھے تو کشور نے سب کو ارشد کی صحت سے متعلق بتایا اور اپنی عید کی مصروفیت سے آگاہ کیا۔ یوسف نے بڑی حیرت کا اظہار کیا۔ اگلے روز اس کے دوسرے بھائیوں احمد اور خالد نے بھی اپنی بقیہ عیدی کی رقم ارشد کے ابا کو اس کے علاج کے لئے دے ڈالی۔

○

بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کیلئے

"کامیابی کی راہیں"

- پہلا حصہ (ستارہ اطفال) ۰/۷۵
- دوسرا حصہ (ہلالِ اطفال) ۱/۲۵
- تیسرا حصہ (قمر اطفال) ۱/۷۵
- چوتھا حصہ (بدر اطفال) ۲/۲۵

شعبہ اشاعت، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سے خرید کر استفادہ کریں

——— : منیجر : ———

○

کیا آپ کو معلوم ہے کہ اطفال کے سالانہ مرکزی اجتماعات ۲۵ مئی کو منعقد ہو رہے ہیں؟

Digitized by khalafat Library Rabwah

بزمِ تشحیذ

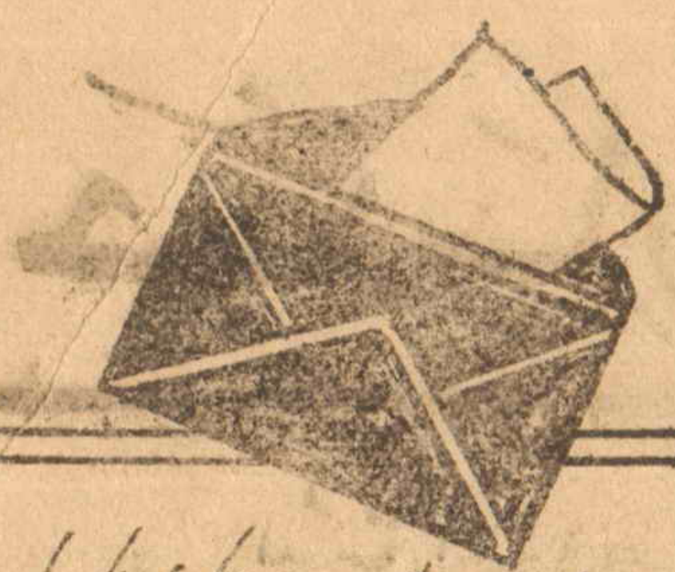

ماہِ فروری کا شمارہ پڑھ کر چند باتوں پر تبصرہ کر رہا ہوں۔ "مسکراہٹیے" میں پہلا لطیفہ، لطیفہ کم اور "شگفتہ شگفتہ" کہنے موزوں زیادہ تھا۔ دوسرا اور تیسرا لطیفہ بھی بار بار دہرایا جانے والا ہی تھا۔

"خبرنامہ" میں جنگ کے بارے میں معلومات پرانی ہی تھیں۔ ایک حسابی کھیل بھی پرانا ہی تھا۔

"ننھے ادیب" میں "حسنِ اخلاق" اور "ایمانداری کا صلہ" بھی سرِ دست ہیں تاہم "ہلکی پھلکی کہانیاں"، "قال اللہ تعالیٰ"، "قال الرسول ﷺ"، "شگفتہ شگفتہ"، "حضرت مولوی محمد حسین صاحب"، "یاد رکھنے کی باتیں" بے حد عمدہ ہیں

ایک ایسا سلسلہ جاری کریں جس میں ایک ماہ ایک ملک کے بارے میں اور دوسرا احمدیت کے بارے میں بتایا کریں۔

(محمود احمد ڈیرہ غازیخان)

○

فروری کا تشحیذ الاذہان پڑھا۔ "یاد رکھنے کی باتیں" بہت اچھی تھیں۔ حضرت مولوی محمد حسین صاحب کا انٹرویو بھی پسند آیا۔ "ہلکی پھلکی کہانیوں" میں "حقیقت چھپ نہیں سکتی" کافی اچھی تھی۔ "ننھے ادیب" کی کہانی "حسنِ اخلاق" بھی پسند آئی۔ مذاکرے۔ ہمارا تشحیذ الاذہان اس سے بھی زیادہ ترقی کرے۔

(عامر خلیل اوپل۔ گجرات)

○

فروری کا تشحیذ ملا۔ رسالہ ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ ذہنی آزمائش کا مقابلہ خاص طور پر قابلِ تعریف ہے۔ دوسرے تمام سلسلے بھی قابلِ ستائش ہیں۔

ایک کمی جو شدت سے محسوس ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ انعامی مقابلہ کے نتائج کا رسالہ میں اعلان نہیں ہوتا۔ مگر کیوں؟

(طاہرہ حبیب احمد۔ حافظ آباد)

○

فروری کا تشحیذ الاذہان پڑھا۔ "یاد رکھنے کی باتیں" تو بہت اچھی تھیں۔ حضرت مولوی محمد حسین صاحب

○

اطفال اپنے خطوط خوشخط لکھا کریں اور کاغذ کے صرف ایک طرف لکھا کریں۔

اپنا مکمل پتہ ضرور لکھا کریں۔

★

Digitized by khalafat Library Rabwah

حمدِ باری تعالیٰ

لئیق احمد طاہر۔ راجن پور

الحمد کہ ہر شے سے ظاہر ہے نشاں تیرا
حقّا کہ تو واحد ہے ثانی ہے کہاں تیرا

پھولوں کی اداؤں سے بلبل کی صداؤں سے
گلشن کی فضاؤں سے ہے وصف عیاں تیرا

کوئل کی ہو کو کو یا پی پی ہو پپیہے کی
وہ حمد و ثنا تیری یہ ذکر و بیاں تیرا

بندوں کا عمل کوئی تجھ سے نہیں پوشیدہ
نزدیک تر اتنا ہے شہ رگ سے مکاں تیرا

طاہر کو کیا تو نے امت میں محمدؐ کی
ہو شکر نہ کیوں ہر دم پھر نوکِ زباں تیرا

Digitized by khalafat Library Rabwah

نشتر

حضرت خبابؓ

آپ کے والد محترم کا نام ارت تھا آپ کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ آپ زمانہ جاہلیت میں ام انمار بنت سباع الخزاعیہ کے ہاتھ مکہ میں فروخت ہوئے۔ آپ ان خوش نصیب صحابہ کرامؓ میں چھٹے نمبر پر ہیں۔ جنہوں نے ابتداء ہی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس لئے آپ کو "سابعون الاسلام" بھی کہا جاتا ہے۔

ابتدائے اسلام میں جو مظالم مسلمانوں پر ڈھائے گئے آپ نے انھیں بخوبی برداشت کیا اور صبر کی ایک عظیم مثال قائم کی۔ آپ مکہ میں لوہے کا کام کیا کرتے تھے جب کفار کو موقع ملتا آپ کو لوہے کی خود پہنا کر چلچلاتی دھوپ میں لٹا دیتے اور کبھی جسم پر سے قمیص اتار کر دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا دیتے اور سینے پر بھاری پتھر رکھ کر ادھر سے ملتے۔ یہاں تک کہ جسم کی چربی پگھل پگھل کر انگاروں کو سرد کر دیتی۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپؓ سے ان مصائب کی تفصیل دریافت فرمائی۔ آپؓ نے بجوابا اپنی پیٹھ پر سے کپڑا اٹھا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کسی شخص کی پیٹھ ایسی نہیں دیکھی میں نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ حضرت خبابؓ نے فرمایا!

"امیر المؤمنین! آگ جلائی جاتی تھی اور اس پر مجھے لٹا دیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ میری پیٹھ کی چربی اس آگ کو بجھا دیتی تھی۔"

یہ تمام انسانیت سوز مظالم حضرت خبابؓ کے پائے استقلال میں خفیف سی بھی جنبش پیدا نہ کر سکے۔ ان کی زبان مبارک پھر بھی اپنے ظالم امراء کے سامنے کلمہ توحید کا ورد کرتی رہی۔

حضرت خبابؓ کو جنگ بدر، احد، خندق اور دیگر غزوات میں شریک ہونے

دیپ

Digitized by khalafat Library Rabwah

پیارے ... تکلیف دہ صورت نصیب ہوئی ... جن میں آپ نہایت ... جماعت کا مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے۔

کوئٹہ آباد ہونے پر وہاں بھی سکونت ... اختیار کی اور ۱۳۸۸ھ میں حضرت علی رضؓ کے ایام خلافت میں وفات پائی۔

(عقیل احمد فاروقی۔ سیالکوٹ)

○

بہادر لڑکا

نعیم ابھی نویں جماعت میں ہی تھا کہ ایسے ایسے کام جن سے لوگ اس کی بہادری پر بہت خوش ہوتے۔ انہی دنوں ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے ملک میں دہشت مچا رکھی تھی۔ سب لوگ خوفزدہ تھے کہ اب ان کی باری آئی

نعیم بھی ہر وقت سوچ میں گم رہتا کہ ان ڈاکوؤں سے کس طرح نجات حاصل

ایک دن ڈاکو ان کے گھر آئے اور سب کچھ لوٹ لے گئے۔ اس کا نعیم کو اتنا دکھ ہوا کہ اس نے ارادہ کر لیا کہ جب تک ان سے جان نہیں چھڑا لے گا چین سے نہ بیٹھے گا

کچھ دنوں بعد ان کی گلی کے ایک گھر میں ڈاکہ ڈالا گیا۔ نعیم کو جب خبر ہوئی تو وہ چوری چھپے ان کا جائزہ لینے لگا جب ڈاکو واپس جانے لگے تو وہ بھی ان کے پیچھے ہو لیا۔ ان کو پتہ بھی نہ چلا کہ کوئی ان کے پیچھے آ رہا ہے۔ نعیم نے دیکھا کہ یہ ایک ایسے آدمی کے گھر میں داخل ہوئے جو شکل و صورت سے کہیں سے بھی نیک معلوم ہوتا تھا۔ نعیم سمجھا شاید یہاں بھی ڈاکہ ڈال رہے ہوں۔ وہ واپس آ گیا۔

پھر ایک دن کسی جگہ ڈاکو گئے اور خوب لوٹ مار کی اور مختلف راستوں سے روانہ ہو گئے۔ نعیم بھی ایک کے پیچھے ہو لیا جب دوبارہ وہ اسی گھر میں داخل ہوا تو نعیم سارا معاملہ سمجھ گیا کہ یہ شریف آدمی ہی ان کی مدد کرتا ہے جس کی نیک نامی سے سب واقف ہیں

ایک دن ڈاکہ ڈالا گیا تو نعیم پہلے ہی اس گھر کے سامنے آ گیا۔ جب ڈاکو لوٹ مار کر کے واپس ہوئے تو اس نے ایک ڈاکو کو پکڑ لیا اور بولا کہ "میں کئی دنوں

Digitized by khalafat Library Rabwah

سے تم لوگوں کو ڈھونڈ رہا تھا کہ میں ایسے بہادر لوگوں سے ملوں اور خود بھی ان میں شامل ہو جاؤں۔"

اس ڈاکو نے جواب دیا۔ "چلو لے چلتے ہیں اگر سردار مان گیا تو ٹھیک ورنہ قتل کر دیں گے۔ تاکہ ہمارا ٹھکانہ کسی کو نہ بتا سکے۔"

سردار نے پہلے تو اسے رد کیا لیکن دوسرے کئی ساتھیوں کی حامی سے اسے رکھ لیا اور پھر اسے ٹریننگ دینے لگے۔ اب نعیم کچھ کچھ ان کے رازوں سے واقف ہو گیا اور پھر وہ موقعہ کی تلاش میں رہنے لگا۔ ایک رات تمام ڈاکو کامیاب ڈاکہ زنی سے واپس آئے تو انہوں نے نعیم سے کہا کہ "تم ہمیں پانی پلاؤ!"

نعیم اس موقعہ کی تلاش میں تھا۔ اس نے آنکھ بچا کر ایک نشہ آور دوائی پانی میں ڈال دی اور پھر سب کو باری باری پانی پلا دیا۔ کچھ زیر لب سب جھومنے لگے اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ آج کیا ہو گیا ہے۔ ایک نے کہا کہ نعیم نے پانی میں کچھ ڈال تو نہیں دیا؟ چنانچہ وہ نعیم کو بلانے لگے لیکن وہ وہاں کہاں تھا۔ وہ تو تھانے پہنچ چکا تھا۔ کچھ ڈاکو اسے تلاش کرنے باہر نکلے لیکن چند قدم ہی چلتے کہ دھڑام سے زمین پر آ جاتے اور یوں سب کے سب بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

اتنے میں نعیم بہت سے سپاہیوں کو لے کر وہاں پہنچ گیا۔ اور سب کو گرفتار کروا دیا۔ پولیس نے نعیم کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جو ان کی گرفتاری کے لئے مقرر تھا۔

نعیم کے والد صاحب کو جب یہ علم ہوا تو وہ بہت خوش ہوئے کیونکہ نعیم کی گھر سے غیر حاضری کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ چنانچہ جب شہر والوں کو علم ہوا کہ نعیم نے سب ڈاکوؤں کو گرفتار کروا دیا ہے تو لوگ بہت سے تحفے اس کے لئے لائے

اور پھر معززین شہر نے ایک قرارداد پاس کی اور اسے ایک ہزار روپیہ شہر کی طرف سے انعام دیا۔

نعیم اس قدر عزت افزائی سے مغرور نہ ہوا بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے لئے جھک گیا۔

(خالد محمود اف کنری (سندھ))

Digitized by khalafat Library Rabwah

انوکھی تقسیم

بہت پُرانے زمانے کی بات ہے کسی گاؤں میں ایک شخص رہتا تھا۔ اس کے ساتھ گھر میں اس کی بیوی دو لڑکے اور دو لڑکیاں بھی رہتی تھیں۔ ان لوگوں نے اپنے گھر میں بہت سی مرغیاں پال رکھی تھیں۔

ایک دن اُن کے ہاں ایک مہمان آ گیا اُس شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ آج ناشتہ کے لئے ایک مرغی بھون لینا۔

بیوی نے ایسا ہی کیا۔ مرغی پکائی۔ جب ناشتہ تیار ہو گیا تو سب کھانے کے لئے جمع ہو گئے۔ گھر کے مالک نے مہمان سے کہا کہ آپ مرغی تقسیم کر دیں۔ وہ کہنے لگا۔ کہ میں نے کبھی یہ کام نہیں کیا۔ آپ خود ہی یہ کام انجام دیں۔ لیکن جب سب گھر والوں نے اصرار کیا تو وہ مرغی تقسیم کرنے لگا۔

چنانچہ سب سے پہلے اس نے مرغی کا سر (راس) کاٹا اور وہ گھر کے مالک کو دیتے ہوئے کہنے لگا۔ "راس، رئیس کے لئے"

اس کے بعد اُس نے دونوں بازو کاٹے اور دونوں بیٹوں کو دے دیئے۔ اس کے بعد اس نے دونوں پنڈلیاں کاٹیں اور دونوں لڑکیوں کو دیتے ہوئے بولا کہ "ساقین دونوں لڑکیوں کا حصّہ ہے"

پھر اس نے پیچھے سے مرغی کی دُم کا حصّہ کاٹا اور بڑھیا کو دیتے ہوئے بولا کہ "عُجُز" (مرغی کا دم والا حصّہ) عجوز (بڑھیا) کے لئے۔ اس تقسیم کے بعد اب مرغی کا دھڑ باقی بچ گیا تھا۔ چنانچہ وہ اس نے اپنے پاس رکھ لیا اور ایسا کرنے کی دلیل یہ پیش کی کہ زور (دھڑ کا حصّہ) زائر (مہمان) کیلئے۔ اس ترکیب سے اس نے پوری مرغی پر قبضہ کر لیا۔ گھر والوں نے صبر شکر کر کے اپنا اپنا حصّہ کھایا۔

اگلے دن میزبان نے اپنی بیوی سے کہا کہ آج پانچ مرغیاں بھون لینا۔ اُس نے دل میں سوچا کہ آج تو پیٹ بھر کر کھائیں گے اور مہمان آج کی تقسیم میں داؤ نہیں کھیل سکے گا۔

چنانچہ جب کھانا تیار ہو گیا اور کھانے کے لئے سب آ جمع ہوئے تو پھر مہمان سے کہا کہ تقسیم کرے۔ اُس نے انکار کیا۔ لیکن سب کے کہنے پر وہ تقسیم پر راضی ہو گیا۔ تقسیم سے پہلے اس نے پوچھا۔ کہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

"جُفت کا حساب رکھوں یا طاق کا؟"
تو سب گھر والوں نے کہا کہ طاق کا حساب رکھیں۔ میزبان کی اجازت سے اس نے تقسیم شروع کی۔ جو اس طرح تھی۔

مہمان نے میزبان کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اور تمہاری بیوی اور ایک مرغی تینوں ہو گئے۔" (اور تین طاق عدد ہے) اس طرح ایک مرغی اس نے میاں بیوی کو دیدی۔

پھر کہنے لگا۔ "تمہارے دو بیٹے اور ایک مرغی۔ تین ہو گئے۔" اس طرح ایک مرغی دو بیٹوں کو دے دی۔

پھر کہا کہ "تمہاری دو بیٹیاں اور ایک مرغی تین ہو گئے۔" اس ترکیب سے ایک مرغی اس نے لڑکیوں کو دے دی۔ اب دو مرغیاں باقی بچ گئیں۔ کہنے لگا۔ "دو مرغیاں اور ایک میں۔ تین ہو گئے۔" اس طرح اس نے دو مرغیاں اپنے سامنے رکھ لیں۔

گھر والے اس کی ہوشیاری پر بڑے حیران ہوئے۔ اُن میں سے کوئی بول اٹھا کہ طاق تقسیم ہمیں پسند نہیں آئی۔ اس لئے جُفت کے حساب سے تقسیم کریں۔ سب نے اس کی حمایت کی۔

مہمان بولا۔ "ٹھیک ہے"
اس نے سب مرغیاں ایک بار پھر اکٹھی کر لیں اور جفت کے حساب سے تقسیم کرنے لگا۔

کہنے لگا۔ "ایک گھر کا مالک اور اس کے دو بیٹے اور ایک مرغی کل چار ہو گئے۔" یہ کہہ کر ایک مرغی تینوں باپ بیٹوں کو دے دی۔ پھر بولا۔ "ایک گھر کی مالکن اور اس کی دو بیٹیاں اور ایک مرغی۔ یہ بھی چار ہو گئے۔" اس طرح ایک مرغی ان تینوں کے حوالے کر دی۔ اب تین مرغیاں باقی بچ گئیں۔ کہنے لگا۔ "تین مرغیاں اور ایک میں پورے چار ہو گئے۔" اس طرح وہ تین مرغیاں سامنے رکھ کر کھانے لگا۔ گھر والے اس کا منہ تکتے رہے اور اس کی ہوشیاری پر حیران ہوتے رہے۔

اسی طرح اس نے اپنی دانائی اور ہوشیاری سے کام لے کر مرغیوں کی ایسی تقسیم کی کہ ہر لحاظ سے وہ فائدہ میں رہا۔ کھانے کے بعد اس مہمان نے کہا۔ کہ "یہ اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ اس نے مجھے ایسی تقسیم سکھائی ورنہ مجھے کچھ بھی علم نہیں تھا۔"

(مرسلہ: ع۔ ر۔ محمود۔ گھسیٹ پورہ)

○

سچا واقعہ

اُس وقت میں چھٹی جماعت کی طالبہ تھی۔ جس وقت کا میں یہ واقعہ بیان کر رہی

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہوں ہمارے گھر میں یہ اصول ہوتا تھا کہ جو نماز پڑھے گا اُسے کھانا ملے گا۔ جیسا کہ اکثر احمدی گھرانوں میں ہوتا ہے۔ اس لئے میں فجر کی نماز ضرور پڑھ لیتی تھی تاکہ ناشتہ مل جائے۔ اور دوسری نمازیں کم ہی پڑھتی تھی۔

ایک دن ہم سب بچے دوپہر کو گھر کے صحن میں کھیل رہے تھے۔ ہمارے گھر کے دو صحن تھے۔ اور گھر کے دونوں طرف گلیاں تھیں۔ کھیلتے کھیلتے میں گلی کی طرف چلی گئی۔ وہاں ابھی کھڑی ہی تھی کہ ایک دم مجھے اپنی گلی میں آگ ہی آگ نظر آنے لگی۔ قریب ہی آگ سے تھوڑا ہٹ کر ایک سفید ریش بزرگ کھڑے دیکھے۔ وہ بزرگ مجھے کہنے لگے کہ "یہ آگ دیکھی ہے؟ اگر تم نماز نہ پڑھو گی تو اللہ میاں تمہیں اس آگ میں ڈال دیں گے۔"

اس کے بعد فوراً وہ بزرگ غائب ہو گئے اور آگ بھی نظر نہ آئی۔

یہ خواب نہیں تھا بلکہ یہ سارا نظارہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ جسے میں شاید تمام عمر فراموش نہ کر سکوں گی۔

اس واقعہ کے بعد میں بہت ڈر گئی تھی اور امی جان کو سارا واقعہ بتایا تو انہوں نے بھی باقاعدہ نماز پڑھنے کی تلقین کی۔

چند دنوں بعد ایک اور واقعہ پیش آیا گرمیوں کی ایک رات میں عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو گئی۔ امی جان مجھے جگاتی رہیں کہ اٹھ کر نماز پڑھ لو لیکن میں آنکھیں بند کئے چپ کر کے لیٹی رہی۔ چودھویں کا چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا کہ ایک دم مجھے کسی نے زور سے میرے منہ پر تھپڑ مارا۔ میں ایک دم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ اور امی سے کہنے لگی۔ "امی جان میں نے تو آپ کو کچھ بھی نہیں کہا اور آپ نے مجھے اس قدر زور سے منہ پر تھپڑ مار دیا۔"

امی جان کہنے لگیں کہ "بیٹا بھلا مجھے کیا ضرورت تھی کہ بلاوجہ تمہیں تھپڑ مارتی؟"

اتفاق سے میرے اور امی جان کے سوا اس دن گھر میں کوئی نہ تھا۔ پھر میں گھبرائی کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ امی جان سے پوچھا تو وہ بولیں۔ "تم نے نماز نہیں پڑھی تھی اس لئے اللہ میاں نے ایسا کر کے ڈرایا ہے۔"

میں نے فوراً اٹھ کر وضو کی اور نماز ادا کی اور خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔

اس کے بعد میں تمام رات بے خبر سوتی رہی اور تمام رات ایک لمحہ کے لئے بھی میری آنکھ نہیں کھلی۔ اس دن کے بعد سے مجھے نماز کی ایسی عادت پڑ گئی ہے کہ چاہے جس حال میں بھی ہوں۔ نماز باقاعدہ ادا کرتی ہوں اور اپنے پیارے خدا سے عاجزانہ دعا مانگتی ہوں کہ کہ وہ ہم سب احمدی بہن بھائیوں کو باقاعدہ نماز پڑھنے کی توفیق دے۔ آمین!

(زکیہ فردوس گوہل۔ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

عقلمند کون؟

بہت عرصہ گزرا کسی ملک میں ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس کا وزیر بہت عقلمند تھا۔ وہ بادشاہ کو نیک مشورے دیتا۔ اس کی ان خوبیوں کی وجہ سے بادشاہ اس کی بہت قدر کرتا تھا اور اس کے مشوروں کو بہت اہمیت دیتا تھا۔ بادشاہ کے دو بیٹے تھے۔ وہ وزیر سے بہت حسد کرتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کا باپ وزیر کی زیادہ عزت کرتا ہے اور ان کی کم۔ وہ دل ہی دل میں کڑھتے رہتے۔ آخر ایک دن انھوں نے جرأت سے کام لیا اور بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ "آپ نے وزیر کو یونہی سر پر چڑھا رکھا ہے۔ ہر کام اس سے پوچھ کر کرتے ہیں ہم سے کوئی بات نہیں پوچھی جاتی۔ آخر ہم آپ کے بیٹے ہیں۔" یہ سن کر بادشاہ نے ان کو پیار سے سمجھایا۔ کہ "تم ابھی چھوٹے ہو۔ وزیر جہاندیدہ ہے اور عقلمند انسان ہے اور وہ ہمارا خیرخواہ ہے۔ جب تم بڑے ہو جاؤ گے تو تم سے بھی مشورہ لیا کروں گا۔" شہزادوں نے کہا کہ آپ کسی دن ہمارا اور وزیر کا مقابلہ کروائیں اور دیکھیں کہ کون زیادہ عقلمند ہے؟"

بادشاہ نے کہا۔ "ہم اس بات کا ابھی فیصلہ کریں گے۔"

بادشاہ نے خادموں کو حکم دیا کہ سوا گز کپڑا لاؤ۔ جب کپڑا آگیا تو بادشاہ نے شہزادوں سے کہا۔ "تم مجھ پر یہ کپڑا سر سے پاؤں تک اس طرح اوڑھاؤ کہ میرا سارا بدن ڈھک جائے۔"

بڑا شہزادہ آگے بڑھا اور کہا "آپ لیٹ جائیے!" بادشاہ لیٹ گیا۔ اس نے جب کپڑا اوڑھایا تو سر ڈھک گیا مگر ٹانگیں کھلی رہیں۔ دوسرے شہزادے نے ٹانگیں ڈھانکنے کی کوشش کی تو سر ننگا رہ گیا۔ شہزادے حیران تھے کہ کیا کریں۔ اسی وقت بادشاہ نے وزیر کو بلایا اور کہا۔ "یہ سوا گز کپڑا ہے۔ مجھے اس طرح اوڑھاؤ کہ سارا بدن ڈھک جائے۔"

یہ سن کر وزیر نے کہا۔ "بادشاہ سلامت! آپ ٹانگیں سمیٹ لیجئے۔ کیونکہ پاؤں چادر کے مطابق پھیلانے چاہئیں۔" چنانچہ بادشاہ نے ٹانگیں سمیٹ لیں۔ وزیر نے کپڑا اوڑھایا تو بادشاہ کا سارا جسم ڈھک گیا۔

شہزادے یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

نہ صرف بادشاہ اور وزیر کے گرویدہ ہو گئے بلکہ انھیں یہ سبق بھی حاصل ہو گیا۔ کہ :-

"جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پھیلاؤ"

(اسمٰعیل مبارک احمد۔ راولپنڈی کینٹ)

○

وفاداری

ایک گاؤں میں دلدار خان اپنے کُتے "موتی" کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اسے کاروبار کے لئے رقم کی ضرورت پڑی۔ وہ اپنے کتّے کے ساتھ اپنے ایک دوست کے پاس گیا۔ اُس سے پانچ ہزار روپے قرض لئے اور اپنا کتّا اُس کے پاس چھوڑ دیا۔

کچھ دن بعد اس آدمی کے گھر چور گھُس آئے اور گھر کا سامان لُوٹنے لگے۔ لیکن "موتی" بدستور بھونکتا رہا اور مالک کو جگانے کی پوری کوشش کرتا رہا۔ مگر مالک نہ جاگا۔ چور سامان لے کر چل پڑے تو موتی چوروں کا پیچھا کرنے لگا۔ انھوں نے سارا سامان ایک جگہ زمین میں دبا دیا۔

موتی گھر آیا اور بھونک بھونک کر مالک کو جگایا اور دروازے کی طرف دیکھ کر بھونکنے لگا۔ آدمی نے سوچا۔ ضرور کوئی بات ہے۔ چنانچہ وہ کتے کے پیچھے چل پڑا۔ ایک جگہ کتّے نے بھونکتے ہوئے زمین کھودنی شروع کر دی۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ۔ "زمین کھودو!" مالک نے جب زمین میں اپنے گھر کا سامان دبا ہوا دیکھا تو بہت حیران ہوا اور نوکروں کے ذریعہ سامان گھر لے گیا۔

آدمی نے کتے کی اس وفاداری پر اس کے گلے میں ایک تختی لٹکا دی اور کُتے کو اپنے پہلے مالک کی طرف روانہ کر دیا۔

کتا ابھی راستے میں ہی تھا۔ کہ سامنے سے اس کا مالک دلدار آ رہا تھا۔ اس نے کتے کو دیکھا تو لعنت ملامت کی اور اسے نمک حرام کہا کتے کو اُس کے منہ سے یہ الفاظ سن کر اس قدر صدمہ ہوا کہ وہ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔

مالک جب اس کے نزدیک آیا اور تختی پر لکھی ہوئی عبارت پڑھی تو بہت پچھتایا۔ لکھا تھا۔

"اس کتے نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ میں وہ رقم جو تم نے قرض لی تھی تمہیں انعام کے طور پر دیتا ہوں"

دلدار خان کو بہت صدمہ ہوا۔ اس نے اس جگہ کتّے کی یاد میں ایک یادگار بنوائی۔ جو "وہوا" کے مقام پر تونسہ شریف کے قریب اب بھی موجود ہے۔

(فیاض محمود قمر ڈیرہ غازیخان)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

مہمان محمد نواز میموریل مقابلہ:

انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش ۱۲

شرائط:-

اس مقابلہ میں اطفال کے علاوہ ناصرات بھی حصہ لے سکتی ہیں۔ اوّل آنے والے کو ایک سال تک اور دوم آنے والے ہونہار کو چھ ماہ تک بچوں کا پیارا رسالہ "تشحیذ الاذہان" مفت ارسال کیا جائے گا۔

★ جواب بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ اپریل ہے۔

★ جواب بھیجنے کا پتہ یہ ہے:- "محمد عمر دراز تنویر۔ کوٹھی ۵ ڈی بلاک بی۔ سمن آباد۔ لاہور"

۱ ـــــ "دارالامان" کس شہر کو کہا جاتا ہے؟

۲ ـــــ "قمرالانبیاء" کس کو کہا جاتا ہے؟

۳ ـــــ "ریوہ" کے لغوی معنی کیا ہیں؟

۴ ـــــ حضرت مسیحؑ کا مزار کہاں واقع ہے؟

۵ ـــــ فوکر ہوائی جہاز کس ملک میں تیار ہوتے ہیں؟

۶ ـــــ جاپان کا جاپانی نام کیا ہے؟

۷ ـــــ لینن گراڈ روس کا ایک شہر ہے اس کا پرانا نام بتائیے؟

۸ ـــــ "مجسمۂ آزادی" امریکہ کو کس ملک نے تحفۃً دیا تھا؟

۹ ـــــ دنیا کا سب سے بڑا گرجا کون سا ہے؟

۱۰ ـــــ جاپان کا سرکاری مذہب کیا ہے؟

○

(جوابات اگلے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں!)

Digitized by khalafat Library Rabwah

میاں محمد نواز میموریل مقابلہ

جوابات انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش ۱۱

۱۔ کیوی نیوزی لینڈ کا مخصوص نشان ہے۔
۲۔ صحرائے گوبی وسطی ایشیا کا ایک تقریباً پتھریلا اور ریتیلا صحرا ہے۔ اس کا ایک حصہ وسطی منگولیا میں ہے اور دوسرا حصہ مشرقی ترکستان میں ہے
۳۔ اسرائیل کی سرکاری زبان "عبرانی" ہے
۴۔ انگریزی دور میں مدراس کو "جارج ٹاؤن" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔
۵۔ میراج ٹرائکا طیارے فرانس میں تیار ہوتے ہیں۔
۶۔ ڈیزل انجن کا موجد ایک جرمن تھا جس کا نام "رودولف ڈیزل" تھا۔
۷۔ "پراودا" روسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "سچائی" کے ہیں۔
۸۔ بحرِ مردار کا پانی بہت زیادہ نمکین ہے اور کوئی جاندار یا مچھلی وغیرہ اس میں زندہ نہیں رہ سکتے اس لئے اسے "بحرِ مردار" کہتے ہیں۔
۹۔ فرانس کے دارالحکومت اور دنیا کے خوب صورت ترین شہر کو "روشنیوں کا شہر" کہا جاتا ہے۔
۱۰۔ فیصل آباد کے ہوائی اڈہ کو "رسالے والا" کا نام دیا گیا ہے۔ جو شہر سے ۷ میل باہر قصبہ "رسالہ والا" میں ہے۔

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی ترخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹفک سٹور

گنپت روڈ لاہور۔ کر یاد رکھیں

فون نمبر

۶۴۵۰۰

Digitized by khalafat Library Rabwah

سنہری دریا کا بادشاہ

ترجمہ: این۔ اے ناصر گڈو ــــــ

عرصہ ہوا۔ ایک خوب صورت وادی تین بھائیوں کی ملکیت تھی۔ موسم بہار میں اس وادی میں رنگا رنگ کے پھول کھلتے تھے۔ اس میں کثرت کے ساتھ پھل اور میوے پیدا ہوتے تھے۔ لوگوں نے اپنے طور پر اس کا نام "خزانوں کی وادی" رکھ دیا۔

ہینز اور سکوارٹز دونوں بڑے بھائی تھے۔ وہ طبعی طور پر ظالم اور بد صورت تھے۔ وہ لوگوں کو تنگ کرتے۔ اپنے نوکروں سے سارا دن کام لیتے لیکن انہیں اس کا کوئی معاوضہ نہ دیتے۔ وہ اپنے غلّہ کو مہنگے داموں بیچتے اور کسی کو کبھی کچھ نہ دیتے۔ حالانکہ روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر ان کے گھروں میں پڑے رہتے لوگوں نے اپنے طور پر ان کا نام "کالے بھائی" رکھ دیا تھا۔ سب سے چھوٹا گلک ان کے بالکل برعکس تھا۔ وہ بہت رحمدل تھا اور طبعاً ہنس مکھ تھا۔ وہ لوگوں میں بہت مقبول تھا۔

ایک دن دونوں بڑے بھائی کسی کام کی غرض سے باہر گئے۔ انھوں نے گلک کو کہا کہ وہ ان کے واپس آنے تک ان کا کھانا تیار کرے اور کسی شخص کو اندر نہ آنے دے۔ یہ کہہ کر وہ دونوں بھائی باہر چلے گئے۔

باہر سخت سردی تھی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں شدت سے چل رہی تھیں۔ گلک چولہے کے آگے بیٹھا اپنے بھائیوں کے لئے کھانا تیار کر رہا تھا۔ دفعتاً باہر کا دروازہ زور سے کھلا گلک چونک پڑا۔ باہر ایک نحیف و نزار بوڑھا سردی سے کانپ رہا تھا۔

"تم اتنی سردی میں کیا کر رہے ہو؟" گلک نے بوڑھے سے پوچھا۔

"کیا میں تھوڑی دیر کے لئے اندر آ کر آگ تاپ سکتا ہوں؟" بوڑھے میاں نے کپکپاتے ہونٹوں سے نحیف آواز میں کہا۔

"نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے۔ ورنہ میرے بڑے بھائی مجھے ماریں گے۔" گلک دل ہی دل میں اپنے بھائیوں کے اس ظلم پر

Digitized by khalafat Library Rabwah

سلگ رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ بھائیوں کے واپس آنے تک بوڑھے میاں کو اندر آنے دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے بوڑھے میاں سے کہا کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے اندر آجائے۔

بوڑھے میاں نے گلک کا شکریہ ادا کیا اور اندر آگیا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی ہوا کا سخت سرد جھونکا ایسا آیا کہ تمام مکان کانپ گیا۔ اس کے ساتھ ہی گلک کا دل انجانے خوف سے کانپنے لگا۔ لیکن وہ بوڑھے کو دوبارہ سردی میں نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔

بوڑھے نے تھوڑی دیر آرام کیا۔ اور گلک سے کہا۔ "میرے پیارے بچے، مجھے تھوڑا سا کھانا دو۔ کیونکہ میں عرصہ سے بھوکا ہوں۔"

گلک نے اسے اپنے حصّے کا کھانا دے دیا اور خود بھوکا ہی رہا۔

گلک کھڑکی میں بیٹھا باہر کے منظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ دروازے پر زور سے دستک ہوئی۔ گلک دوڑ کر دروازے کی طرف گیا اور اس کے پٹ کھول دیئے۔ اس کے دونوں بڑے بھائی شراب کے نشہ میں دھت واپس آگئے تھے۔ انھوں نے دروازے ہی میں گلک کو پیٹنا شروع کر دیا لیکن جونہی ہینز کی نظر بوڑھے پر پڑی۔ اس نے چیخ کر گلک سے کہا۔

"تم نے اس بوڑھے کو کیوں اندر آنے دیا؟"

غصّے میں ہینز نے ایک بھاری ڈنڈا اٹھا لیا اور گلک کے سر پہ مارنے ہی لگا تھا کہ بوڑھے نے فوراً عجیب طلسماتی انداز میں ہاتھ کو ہوا میں لہرایا۔ اس کا ایسا کرنا تھا کہ ہینز ایک چیخ کے ساتھ دور جا پڑا اور ڈنڈا اس کے ہاتھ سے ایک تنکے کی مانند اڑ گیا۔

سکوارٹر نے بوڑھے میاں کو فوراً نکل جانے کا حکم دیا اور جھپٹا کہ بوڑھے کو اٹھا کر باہر پٹخ دے لیکن یہی حشر اس کا بھی ہوا اور وہ خود دور جا گرا۔

"میرے ساتھیو! میں نصف رات کے وقت پھر آؤں گا اور یاد رکھنا یہ میری تم سے آخری ملاقات ہوگی۔" بوڑھے نے زور سے کہا اور باہر نکل گیا۔

شام ہو چکی تھی۔ تاریکی آہستہ آہستہ تمام دنیا کو دبیز (موٹے) پردوں میں لپیٹ رہی تھی۔ گلک بھوکا اور پیاسا اپنے بھائیوں کے صریح ظلم پر آنسو بہا رہا تھا۔ تاریک کمرہ اور اس کے فرش کے نوکیلے پتھر اسے اور بھی اذیت دے رہے تھے۔

ہینز اور سکوارٹر گہری نیند سو رہے تھے کہ دفعتاً زور سے بجلی کوندی۔ ہینز اور سکوارٹر ہڑبڑا کر جاگ پڑے۔ باہر زوردار

Digitized by khalafat Library Rabwah

بارش ہو رہی تھی۔ اور اس کے ساتھ تیز اور تند ہوائیں چل رہی تھیں۔ اچانک زور کا جھونکا آیا اور اُن کے کمرے کی چھت اُڑ گئی اور کمرے میں تیزی سے پانی بھرنے لگا۔ کیلی بار بار کوند رہی تھی۔ کہ اچانک زوردار آواز سے مکان بنیادوں سے چوٹی تک لرز گیا اور اس کے بہت سے کمرے گر گئے۔

"یاد رکھو! یہ میری تم سے آخری ملاقات ہے۔ اب تم میرا کارڈ باورچی خانہ کی میز پر پاؤ گے۔"

دونوں ڈرتے ڈرتے گلک کے کمرہ میں چلے گئے وہ کمرہ ابھی تک صحیح حالت میں تھا وہ تمام رات کالے بھائیوں نے ڈرتے ڈرتے گزاری صبح جب مشرقی افق سے سورج طلوع ہوا تو انھوں نے دیکھا کہ رات کو سخت سیلاب آیا تھا۔ خزانوں کی وادی بالکل تباہ ہو چکی تھی۔ اُن کے مویشی اور تمام اناج اور دیگر سامان سیلاب میں بہہ چکا تھا۔ باورچی خانہ کی میز پر ایک کارڈ پڑا تھا جس پر موٹے حروف میں لکھا ہوا تھا:۔

"WEST WIND." (مغربی آندھی)

ان کے لئے اب وادی میں کچھ نہ بچا تھا۔ تاہم ان کے پاس ابھی تک کافی مقدار میں سونا موجود تھا۔ انھوں نے شہر میں جا کر زیورات کی ایک دکان کھول لی۔ لیکن چند ہی دنوں میں لوگ ان کی دھوکہ بازی سے تنگ آ گئے اور ان سے لین دین بند کر دیا۔ کالے بھائیوں کو اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے اپنی دوکان اور زیورات بیچنے پڑے نتیجۃً وہ چند ہی دنوں میں قلاش ہو گئے۔ اب ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی۔ صرف ایک چھوٹا سا سنہری کپ تھا جو گلک کو اپنے چچا سے ملا تھا۔

ایک دن انھوں نے اس سنہری پیالہ کو بھٹی میں جھونک دیا اور گلک کو حکم دیا کہ وہ اس کی نگرانی کرے اور خود باہر شراب خانہ میں چلے گئے۔ گلک کھڑکی میں بیٹھ گیا۔ اور حیرت سے اپنے سنہری کپ کو دیکھنے لگا۔ جس پر ایک چھوٹے سے بادشاہ کی تصویر بنی ہوئی تھی اور اب وہ بھٹی میں پگھل رہا تھا

اچانک گلک چونک پڑا۔ کوئی شخص اُسے انتہائی درماندگی سے مدد کے لئے پکار رہا تھا۔ گلک نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے وہاں کوئی چیز نظر نہ آئی۔ وہ دوبارہ سوچ بچار میں کھونے ہی والا تھا کہ آواز دوبارہ آئی۔

"میرے پیارے بیٹے۔ مجھے آگ سے باہر نکال دو!"

یہ آواز بھٹی میں رکھے ہوئے اس برتن سے آ رہی تھی جس میں سنہری کپ رکھا ہوا تھا۔

"مجھے باہر نکالو!" آواز میں قدرے

Digitized by khalafat Library Rabwah

سختی آگئی تھی۔ گلک نے جلدی سے ہولڈر اٹھایا اور اس کی مدد سے بھٹی میں رکھے ہوئے برتن کو پکڑ کر باہر پھینک دیا۔ یہ دیکھ کر گلک حیرت سے تقریباً چیخ پڑا کہ اس میں سے سونے کی بجائے ایک بہت چھوٹے قد کا بونا بادشاہ پھسل پڑا۔ گلک حیرت سے اُسے آنکھیں پھاڑے دیکھتا رہا۔ آخر ہمت کر کے آہستہ سے پوچھا۔ "کیا تم میرے کپ تھے۔؟"

"جی ہاں!" سنہری بادشاہ نے اپنے بازو ہلاتے ہوئے کہا۔ "میں سنہری دریا کا بادشاہ ہوں۔ ایک دشمن نے مجھے اس شکل میں تبدیل کر دیا تھا جس میں آپ مجھے دیکھ چکے ہیں۔ آپ نے مجھے آزاد کر دیا؟ بتائیں میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں؟

"پیارے بادشاہ میرے لئے یہی خوشی کافی ہے کہ تم آزاد ہو گئے ہو۔"

"میرے بھولے بچے" بونے بادشاہ مسکراتے ہوئے بولا۔ "اگر تم ان سامنے والی پہاڑیوں پر چڑھ جاؤ۔ ان کی چوٹیوں پر سے تم سنہرے دریا کو دیکھ سکو گے اگر کوئی شخص اس دریا کی ندی میں مقدس پانی کے تین قطرے پھینک دے تو دریا کا پانی سونے میں بدل جائے گا۔ اگر اُس نے ناپاک پانی پھینکا تو وہ بذاتِ خود پتھر میں تبدیل ہو جائے گا۔"

یہ کہہ کر بونے بادشاہ نے بھٹی میں چھلانگ لگائی اور چشمے کے راستے فضا میں تحلیل ہو گیا۔

گلک کھڑکی میں بیٹھ کر باہر کے قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے لگا۔

تھوڑی دیر بعد اُس کے دونوں بڑے بھائی واپس آ گئے تو گلک سے سونے کے کپ کے متعلق پوچھا۔ گلک نے انھیں تمام ماجرا سنایا۔ پہلے تو انھوں نے اسے بہت پیٹا۔ اور اس کا یقین کرنے سے انکار کر دیا لیکن جب انھوں نے سونا پگھلاتے والے برتن کو خالی پایا تو اُن کا شک یقین میں بدل گیا۔

دوسری صبح جب وہ اٹھے تو وہ کوئی فیصلہ نہ کر سکے۔ ان میں سب سے پہلے کون

Digitized by khalafat Library Rabwah

قسمت آزمائے گا۔ اس پر انھوں نے لڑنا شروع کر دیا۔ اور ایک دوسرے کے خلاف تلواریں کھینچ لیں۔ شور سن کر لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ ہیتز تو بھاگ کر چھپ گیا لیکن سکوارٹر پکڑا گیا۔ اور اسے دو سو روپے جرمانہ کر دیا گیا۔ لیکن وہ جرمانہ ادا نہ کر سکا تو اسے حراست میں لے لیا گیا۔

ہینز نے جب یہ سنا کہ سکوارٹر قید کر لیا گیا ہے تو بہت خوش ہوا۔ دوسری صبح اس نے ایک پادری سے مقدس پانی مانگا لیکن اس نے ایسے شریر آدمی کو مقدس پانی دینے سے انکار کر دیا۔ اس طرح ہینز بہت سے گرجا گھروں میں گیا لیکن کہیں سے بھی اُسے مقدس پانی نہ ملا۔ اس پر اُس نے ایک رات پانی چوری کر لیا اور شیشے کی ایک خوبصورت صراحی میں بھر لیا۔

اگلے دن اس نے ایک بڑی سی ٹوکری میں کافی مقدار میں کھانا لیا اور پہاڑیوں کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں جب وہ شہر کے مضافات سے گزر رہا تھا۔ تو اس کی نظر جیل پر پڑی۔ سلاخوں میں سے سکوارٹر جھانک رہا تھا۔ ہینز نے پانی کی صراحی اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائی اور سیٹیاں بجاتا ہوا لہرانے لگا۔

سکوارٹر نے اس کو دل ہی دل میں گالیاں دیں اور پھر مکرے میں گر پڑا۔

پہاڑوں پر مسلسل برفباری ہو رہی تھی۔ اور نیچے سے گزرتا ہوا پانی ہیبت ناک شور بپا کر رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ بہت سے جنگلی درندے وحشیانہ انداز میں چیخ رہے ہوں۔ ہینز کے جسم میں خوف کی سرد لہریں دوڑنے لگیں لیکن وہ ہمت کر کے پہاڑیوں پر چڑھنے لگا۔ دفعتاً اس کے سامنے برف کی عمودی چٹان آ گئی۔ ٹوکری سمیت اس پر چڑھنا بہت مشکل تھا۔ ہینز نے ٹوکری کو نیچے پھینک دیا اور صراحی کو مضبوطی سے گلے میں لٹکا لیا۔ چٹان عبور کرنے میں ہینز کو بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس کے بعد فوراً سنگریزے اور ریت شروع ہو گئی۔ لیکن ہینز پسینہ سے شرابور ہو چکا تھا اور اسے سخت پیاس لگ رہی تھی۔ صراحی پانی سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے اس میں سے تھوڑا سا پانی پینے کا ارادہ کر لیا۔ ابھی وہ صراحی کا ڈھکنا کھول کر منہ تک لایا ہی تھا کہ اسے کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز آئی۔ اس کے قریب ہی کتے کا ایک چھوٹا سا بچہ پیاس سے تڑپ رہا تھا اور حسرت ناک نگاہوں سے صراحی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ہینز نے لاپرواہی سے منہ پھیر کر صراحی منہ سے لگا لی اور تیسرے حصہ کے قریب خالی کر دی۔ پھر اس نے صراحی کو بند کر کے گلے میں لٹکا لیا۔ کتا ابھی تک پیاس سے بیتاب ہو کر لوٹ رہا تھا۔ ہینز نے شیطانی

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہنستی ہنستے ہوئے اسے پاؤں سے زور کی ٹھوکر لگائی۔ ایک دم زور سے بجلی کوندی اور ہینز کانپ گیا۔

دھوپ تیزی سے بڑھ رہی تھی اس میں سنگریزوں پر چلنا دشوار ہو رہا تھا۔ ہینز نے راستہ سے ہٹ کر ریتلی زمین پر چلنا شروع کر دیا لیکن سورج کی تمازت سے ریت بھی سرخ ہو رہی تھی۔ اس ریتلی مٹی پر کہیں گھاس نہ تھی۔ ہینز نے کچھ دیر چلنے کے بعد سخت پیاس محسوس کی لیکن اس کے پاس صراحی میں پانی کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ اس نے سوچا کہ تین قطرے دریا کے لئے کافی ہوں گے۔ اور اس نے کچھ پانی پینے کا ارادہ کر لیا۔ دفعتاً اس کے سامنے ایک انتہائی معصوم بچہ آ گیا جو شدتِ پیاس سے نیم جان ہو رہا تھا۔ بچے نے امید بھری نظروں سے صراحی کو دیکھا۔ ہینز نے غصہ سے بچہ کی طرف دیکھا اور صراحی کو منہ سے لگا لیا۔ ایک تیز روشنی ہینز کی آنکھوں میں کوند گئی اور ہینز گھبرا گیا۔

دریا اب زیادہ دور نہ تھا۔ اس کا سنہرا پانی سورج کی روشنی میں عجیب سماں پیدا کر رہا تھا۔ راستہ اب نشیب و فراز سے گزرنے لگا اور اس پر کہیں سبز گھاس اور کہیں سرسبز پودے لہلہا رہے تھے۔ ہینز اب تیزی سے دریا کے دہانے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ ایک نحیف آواز سے چونک پڑا۔ ہینز نے مڑ کر آواز کی طرف دیکھا۔ ایک نہایت بوڑھا آدمی پانی کے لئے پکار رہا تھا۔ پانی کی صراحی ہینز کے گلے میں لٹک رہی تھی اور ابھی اس میں کافی پانی تھا لیکن ہینز کا دل سنہرے دریا کے حسین تصور میں کھویا ہوا تھا۔ اس نے بوڑھے کو نظر انداز کر دیا

آسمان کے آر پار ایک تیز روشنی تلوار کی شکل میں ابھری اور چشم زدن میں غائب ہو گئی۔ خوف کی ایک سرد لہر سے ہینز کا جسم ٹھٹھرا گیا اور اس کے پاؤں تقریباً لرزنے لگے۔ لیکن دریا کا دہانہ بالکل قریب تھا۔ چند منٹوں میں ہینز دریا کے دہانے پر پہنچ گیا۔

جگہ جگہ پھول کھلے ہوئے تھے۔ دریا سے طرح طرح کے بھنور اٹھتے اور ان کی سنہری لہریں بڑے پیارے نقش و نگار کا سماں پیدا کر رہی تھیں۔ ہینز نے ایک چٹان پر کھڑے ہو کر صراحی کھولی۔ سونا ملنے کے حسین تصور سے اس کا چہرہ کچھ زیادہ ہی سرخ ہو رہا تھا اس نے مسکراتے ہوئے صراحی بھنور میں الٹ دی ایک زوردار بھنور آگ کے شعلہ کا طرح اٹھا اور سخت شور بپا ہو گیا۔ ہینز کا جسم زور سے کانپا اور پھر ہمیشہ کے لئے ساکت ہو گیا۔ ہینز سیاہ پتھر میں تبدیل ہو چکا تھا۔

دوسری طرف گلک نے انتہائی محنت سے

Digitized by khalafat Library Rabwah

کام کیا اور اپنے بھائی سکوارٹر کا جرمانہ ادا کر کے اسے قید سے رہا کرایا۔ سکوارٹر کو جب یہ پتہ چلا کہ ہینز ابھی تک واپس نہیں آیا۔ تو اس کا دل اندر ہی اندر خوشی سے اچھلنے لگا۔ کیونکہ دریا زیادہ دور نہیں تھا۔ اُسے یقین تھا کہ ہینز یا تو راستہ بھول چکا ہے یا پتھر میں تبدیل ہو چکا ہے اس نے بھی ایک پادری کی منت سماجت کر کے پانی لیا اور سونا حاصل کرنے کے لالچ میں روانہ ہو گیا۔ لیکن ہینز کی طرح وہ بھی کبھی واپس نہ آسکا۔

گلک اب بہت زیادہ اداس رہنے لگا اسے بھائیوں کی یاد شدت سے ستانے لگی۔ وہ عبادت کے لئے گرجا میں جایا کرتا۔ لیکن اس وقت اداس رہتا تھا۔ آخر ایک دن اس سے نہ رہا گیا۔ اور اس نے پادری کو تمام کہانی سنائی۔ اور مقدس پانی طلب کیا۔ پادری نے اسے پانی دیا اور ساتھ ہی دعائے خیر کی۔

دوسرے دن گلک پانی لے کر پہاڑوں کی طرف روانہ ہو گیا۔ گلک بڑی تیزی سے جا رہا تھا۔ دشوار گزار پہاڑیوں پر چڑھ چڑھ کر اس کو سخت پیاس محسوس ہونے لگی اس نے صراحی کھولی اور لبوں تک لایا ہی تھا کہ اسے کسی چیز کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے فوراً صراحی منہ سے ہٹا لی۔ کتے کا ایک چھوٹا سا پلّہ حسرت سے صراحی کو دیکھ رہا تھا۔ گلک نے اپنی ہیٹ اتاری اور اس میں پانی انڈیل کر کتے کو پلانے لگا۔ پلّہ پیاس بجھا کر اس کے پاؤں چاٹنے لگا۔ گلک کو اس انداز سے بہت خوشی ہوئی اور اسے اپنی پیاس کا خیال تک نہ رہا۔ ایک دم زور سے بجلی کوندی اور گلک کا راستہ پہلے کی نسبت آسان ہو گیا۔ گلک تیزی سے چلتا ہوا جا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اسے پھر پیاس لگی۔ اس نے صراحی گلے سے اتاری اور پانی پینا چاہا۔ لیکن اس مرتبہ بھی وہ پانی نہ پی سکا۔ ایک بہت ہی چھوٹا سا بچہ پیاس سے بلک بلک کر رو رہا تھا۔ گلک کا دل بھر آیا اس نے بچے کو اٹھایا اور پانی کی صراحی اس کے منہ سے لگا دی۔ پانی پی کر بچہ خوشی سے لہک لہک کر گانے لگا۔ اس پیاری آواز سے ہر طرف پھول کھلنے لگے اور بچہ ان پھولوں سے بھی زیادہ کھلا ہوا نظر آنے لگا۔ بچے کو دیکھ کر گلک کا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔

دریا اب اس کے بالکل سامنے تھا۔ سورج کی کرنیں اس کی سنہری لہروں میں قوس قزح بنا رہی تھیں۔ گلک جلدی جلدی دہانے کی طرف جا رہا تھا۔ اور اس کی نظریں دریا کے سنہرے بھنور دل سے کھیل رہی تھیں

اچانک ایک آواز سے گلک چونک گیا ایک بہت بوڑھا تکلیف سے زمین پر لوٹ رہا تھا۔ گلک جلدی سے اس کے قریب پہنچا اور

Digitized by khalafat Library Rabwah

اسے سہارا دے کر بٹھایا۔ بوڑھے نے حسرت سے صراحی کی طرف دیکھا اور پانی طلب کیا۔

صراحی میں اب نصف گھونٹ سے زیادہ پانی نہیں تھا۔

"دنیا کی تمام دولت سے خدا کی مخلوق کی زندگی زیادہ بہتر ہے۔" گلک نے دل میں کہا اور صراحی کھول کر بوڑھے کو دے دی اور بولا "صرف تین قطرے پانی رہنے دینا!"

لیکن بوڑھا تمام پانی پی گیا اور صراحی خالی کر دی۔ دفعتاً بوڑھے کا جسم کانپا اور آسمان کے آر پار سفید دودھیا لکیر پھیل گئی۔ گلک نے دیکھا کہ بوڑھے کی بجائے اس کے سامنے سنہری دریا کا بادشاہ کھڑا ہے اور خوشی سے مسکرا رہا ہے۔

"میرے بیٹے تم آ گئے ——— ؟ تم نے اتنی دیر کیوں لگائی ——— ؟ تم نے اپنے مکار بھائیوں کو پہلے کیوں بھیج دیا ؟" سنہری دریا کے بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

گلک نے پوچھا۔ "اب وہ کہاں ہیں ؟"

"وہ دونوں پتھر میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ انھوں نے ناپاک پانی میرے دریا میں ڈال دیا تھا۔"

"ناپاک پانی ——— ؟ لیکن وہ تو گرجا سے پانی لائے تھے۔" گلک نے جواب دیا۔

"میرے بیٹے!" سنہری دریا کے بادشاہ نے پیار سے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "مقدس پانی وہ نہیں جسے گرجا گھر سے لیا جائے بلکہ پاکیزہ پانی وہ ہے جس کو خلق خدا کی پیاس بجھانے کے لئے استعمال کیا جائے۔"

یہ کہہ کر بادشاہ نے اپنے پاؤں میں اُگے ہوئے تازہ گلاب کے پھول سے شبنم کے تین قطرے صراحی میں گرائے اور غائب ہو گیا۔

گلک صراحی لے کر دریا کے دہانے پر پہنچا اور صراحی دریا میں اُلٹ دی۔ دریا میں جہاں پانی گرا تھا پیار سے بھنور پیدا ہونے لگے اور نرم کی آواز آنے لگی لیکن دریا معمول کے مطابق چلتا رہا۔ گلک واپس آ گیا۔ اس کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ خزانوں کی وادی دوبارہ سرسبز اور شاداب ہو چکی تھی۔ طرح طرح کے کھلے ہوئے پھولوں پر شہد کی مکھیاں اور رنگ برنگی تتلیاں اڑ رہی تھیں اور خوش نوا پرندے چہچہا رہے تھے ——— گلک کو اپنی رحمدلی کا ثمرہ مل چکا تھا۔

○

(جوابات "بوجھو تو جانیں" (۱) امید (۲) بال (۳) جاپان (۴) اپریل (۵) ریڈیو (۶) بلیٹی۔)